

كندن لال سهگل

شرت چند چڑ جی کے ناول پر مبنی اور پر یما نگر آتر تھی کی ہدایت میں پہلی فلم'' دنیا پاونا'' بڑگا لی زبان میں بنی تھی۔
بی ۔ این ۔ سرکار نے دوسری فلم ہندوستانی زبان میں بنانے کا فیصلہ کیا تو اس کے لیے اے۔ این ۔ شور نے محبت کے آنسو کے عنوان سے کہانی لکھی جس میں دو محبت کرنے والے ماں باپ کے پرانے خیالوں کے باعث مل نہیں پاتے۔ مکالمے نیو تھیٹر زکے جزل منیجر آئی۔ اے۔ حافظ جی نے لکھے۔ ہدایت کاری کا مشکل کام پھر پر یما نگر



آتر تھی کو ہی سونیا گیا جو اس وقت نیو تھیٹرز کے واحد ہدایت کار تھے۔ آر۔ پی۔ بورال نے موسیقی کی ذمہ داری سنجالی۔ مرد کے مرکزی کردار کو چھوڑ کر دوسرے اداکاروں کا انتخاب بھی ہو گیا تھا گر جب دولھا ہی غائب ہوتو بارات کیسے چڑھے یعنی ہیرو کے رول کے لیے کوئی مناسب مغنّی اداکار نہیں مل رہا تھا جو تھے وہ ہندوستانی زبان میں نہیں گا سکتے تھے۔ اسی لیے فلم کی شوئنگ شروع نہیں ہو یا رہی تھی۔ان سے ملیے: بہے۔ ایل۔ سہگل ہیں۔ نتین بوس نے سہگل کا تعارف آتر تھی

سے کرایا تو سہگل نے ہاتھ جوڑ کرانھیں نمسکار کیا۔ آتر تھی صاحب نے بھی جواب میں نمسکار کیا۔ مگران کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے اور آنکھول میں ایک سوالیہ نشان۔ سہگل صاحب ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کررہے تھے۔ نتین بوس نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔'' آپ کی فلم کے ہیروسرکار صاحب نے کچھ دیر پہلے ہی ان کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔''

'' ہیرو'' اور میری فلم کے آتر تھی کی آنکھوں پر سوالیہ نشان مزید بڑا اور گہرا ہو گیا۔'' ہاں یہ بہت اچھا گاتے

ہیں۔'' سرکار صاحب نے ان کا گانا سنا۔ بورال دانے بھی سنا ہے۔ وہ ان کے گانے سے بہت مطمئن ہیں۔ نتین بوس نے برجوش انداز میں کہا۔

پریمانگر کے ماتھے کی شکنیں گہری ہو گئیں۔انھوں نے ترجیمی نظروں سے نتین بوس کی طرف دیکھا۔'' گانا تو ٹھیک ہے مگرا کیٹنگ؟اس کا کیا ہوگا؟''

'' ایکٹنگ بھی پیرلیں گے اچھا کریں گے، ایک بار دیکھیے تو سہی۔''

'' یہ ناممکن ہے'' آتر تھی نے فیصلہ کُن انداز میں کہا۔ پھر سہگل کی طرف گھورتے ہوئے بولے۔'' اس لمبے سو کھے بدن کے ساتھ کیا خاک ایکٹنگ کریں گے۔ دیکھنے سے لگتا ہے جیسے بانس پر کپڑے لڑکا دیے گئے ہوں۔ نہ صورت ، نہ صحت۔''

پھر کچھ پل کی خاموثی کے بعد اپنا فیصلہ سناتے ہوئے بولے۔'' نہیں یہ میری فلم کے ہیرونہیں ہو سکتے۔'' نتین بوس بیس کر سکتے میں آ گئے۔ کیا جواب دیں آ ترتھی کی بات کا؟ اُدھر سہگل کی حالت خراب تھی۔ ان کا ایک ایک لفظ ان کے دماغ پر ہتھوڑ ہے کی طرح برس رہا تھا۔ پہلے وہ بیسوچ کرخوش تھے کہ اُٹھیں اپنی منزل مل گئی، لیکن اب لگا کہ جسے وہ اپنی منزل سمجھ رہے تھے وہ محض ایک چھلا وا تھا۔

'' موسیقی تو ایک مسلسل ہنر ہے بیٹے۔' ان کے کانوں میں اچا نک جموں کے پیر بابا کی آواز گو نجنے گئی۔'' اس میں منزل نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔' اگر کچھ ہوتا ہے تو بس ریاض اور ذکر جس کا کوئی خاتمہ نہیں۔ آخر دم تک اسے نبھانا پڑتا ہے۔اگرتم پیرکر سکے تو تمھاری روح کوسکون ملے گا۔''

سلمان پیرکی به بات یاد آتے ہی سہ گل کو پیچ کی بہت سکون ملا۔ ان کی خود اعتمادی جو ذرا در پہلے ان کا ساتھ چھوڑ چکی تھی پھر سے لوٹ آئی اور آتر تھی صاحب کی بات کا جواب اس بارنتین بوس نے نہیں بلکہ خود اضیں نے دیا۔ '' ایسا کیوں کہتے ہیں دادا! آپ تو پارس ہیں، لوہے کو چھو لے تو سونا بن جائے۔ پھر میں آپ کی فلم کا ہیرو کیوں نہیں بن سکتا؟ آپ ہی بتا ہے۔ میرے سریر آپ کا ہاتھ ہوگا تو میں آسان کو زمین پر اتار لاؤں گا۔''

كندن لال ١٦٠ كندن الله ١٤٠٠

اپنی بات کہتے ہوئے سہگل کے چہرے پرجو چمک تھی اس نے پر بمائگر آترتھی کے دل کوچھولیا۔ پھربھی انھوں
نے آہنتگی سے کہا۔''ٹھیک ہے دیکھتے ہیں' اور نتین بوس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔''نتین ریبہسل شروع
کراؤ۔'' پر بمائگر آترتھی کی موجودگی میں محبت کے آنسو کی ریبہسل لگا تار دو مہینے تک چلتی رہی۔سہگل اپنی اداکاری
کا بہترین مظاہرہ کر رہے تھے۔ آترتھی صاحب مطمئن ہوگئے اور فلم کی شوٹنگ کی تاریخ طے کر دی۔ مگر کیمرے کے
سامنے آتے ہی سہگل گھبرا گئے اورٹھیک اسی طرح جیسے شملہ کے ناٹک میں ہوا تھا آترتھی صاحب نے کٹ کہا اور



سہ گل کو مجھایا کہ انھوں نے کیا غلطی کی ہے۔'' ری ٹیک' ہوا، مگر اس بار ایک نئی غلطی! آتر تھی صاحب نے پھر کٹ کہا، پھر انھیں سمجھایا۔'' ری ٹیک ہوا''، سات آٹھ'' ری ٹیک' ہوئے۔ آخر نویں'' ری ٹیک' پر آتر تھی صاحب اپنا توازن کھو بیٹھے اور'' بہت ہو چکا اب اور نہیں'' میں شوٹنگ کینسل کر دول گا۔۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے اسٹوڈیو سے باہر نکل گئے۔ نتین بوس جانتے تھے کہ ایسے موقعوں پر دادا یہی کرتے ہیں اور اب وہ اپنے اوپر قابو پانے کے لیے اسٹوڈیو

ا پِيٰ زبان

سے باہر گئے ہیں۔ سہگل رونے گئے تو نتین بوس نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور کہا رونے سے پھنہیں ہوگا۔ جاؤتم بھی باہر گئے ہیں۔ سہگل رونے گئے تو نتین بوس کے بھی باہر گھوم کر آؤ، تمھارا تناؤ کم ہوگا۔ مگر سہگل نہیں اٹھے اور پھرائی ہوئی نظروں سے دیکھتے رہے اور نتین بوس کے پاس آ کر بولے۔" دادا میں ایک دن دکھا دوں گا کہ نیوتھیڑ نے میراانتخاب کر کے کوئی غلطی نہیں گی۔" پاس آ کر بولے۔" دادا میں ایک دن دکھا دوں گا کہ نیوتھیڑ نے میراانتخاب کر کے کوئی غلطی نہیں گی۔" سہگل کی بیخوداعتادی تھیٹر کے تمام لوگوں کو متاثر کرتی تھی۔ نتین بوس بولے" آؤ میرے ساتھ ریبرسل کرو۔" پھے دریر ریبرسل کرنے کے بعد نتین بوس نے ڈائر کیٹر کو خبر بھیوائی کہ وہ چپ چاپ اندر آ جا کیں۔ سہگل نتین بوس سے بولے۔" دادا، آپ ایک ٹیک ان کے آنے سے پہلے ہی کیوں نہیں لے لیتے ؟"



نتین بوس نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا ،صرف مسکرائے اور کیمرے کے پیچیے چلے گئے۔ کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ ڈائر کیٹر صاحب دروازے کے پیچیے سے دیکھ رہے ہیں لیکن سہگل کو اس کاعلم نہیں تھا۔اس بار سہگل سے کوئی چوک نہیں ہوئی اور ڈائر کیٹر نے دروازے کے پیچیے سے چلا کر کہا'' او کے۔اوک' پھرسہگل کے پاس آکران کی پیڑھ تھپ تھیائی اور بولے'' ویل ڈن، ویل ڈن۔'



سہگل نے حیران نظروں سے ڈائر مکٹر کو دیکھا جیسے آخیں یقین نہ ہور ہا ہو کہ بیروہی آ ترتھی صاحب ہیں جو پچھ در پہلے ناراض ہوکر باہر چلے گئے تھے۔

آ ترتھی نفسیات کے ماہر تھے۔ سہگل کی نفسیاتی کیفیت ان سے چھپی نتھی۔ اس لیے بولے۔'' دراصل تمھاری کمزوری احساسِ کمتری ہے اس لیےتم اپنااعقاد کھو بیٹھتے ہو۔''

فلم کی شوٹنگ شروع ہوئی تو سہگل کے دل میں ایک ڈر پیدا ہوا کہ گھر والوں کو جب پتا چلے گا کہ میں فلموں میں کام کررہا ہوں تو ناراض ہو جائیں گے۔اس لیے ان کافلمی نام کے۔ایل سہگل رکھا گیا مگر پھر بھی راجا رام شرمانے اخیس بہچان لیاتھا۔'' اربے بیتو اپنا' کندن' ہے۔''

آخر کار 16 جنوری 1932 کو الہ آباد کی شمبھرٹا کیز میں'' محبت کے آنسو'' ریلیز ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ہندوستانی سنیما کے فلک پرایک ایساستارہ چیکا جس نے ہندستانی سنیما کو چکا چوند کر دیا۔

اس فلم میں تقریباً دس گانے تھے مگر آج نہ بیفلم موجود ہے اور نہ گانوں کی ریکارڈنگ اور نہ اس بات کی

ا پِي زبان

معلومات کہ ان دس گانوں میں سہگل نے کتنے گانے گائے تھے۔ البتہ گانوں کے شروع کے بول اب بھی موجود ہیں اور قیاس کیا جاتا ہے کہ ان دس گانوں میں سے چھ گانے سہگل نے گائے تھے۔ نیں اور قیاس کیا جاتا ہے کہ ان دس گانوں میں سے چھ گانے سہگل نے گائے تھے۔ فلم فلاپ ہوئی مگر سہگل کو ان کی آواز اور اداکاری کے دم پر زبر دست شہرت ملی۔

(شردوت)

معنى ياد تيجي

ىبنى : بنيادىپ

آند : آنا

دقیانوسی : بهت پرانا، پرانے زمانے کا

مكالمه : نهم كلامي، زباني سوال وجواب، گفتگو

انتخاب : چينا، چيماڻا

مغتّی : گانے والا

معامده : قول واقرار،عبد و پیان، اقرار نامه

شکن : سلوٹ، جھڑی

چھلاوا : جوذراسی جھلک دکھا کرغائب ہوجائے، آسیب

رياض : مخنت،مشقت

خوداعتمادی : اینے آپ پر مجمروسه

یارس : ایباخیالی پیخرجس کے چھونے سے لوہا سونا بن جائے

مظاہرہ: ظاہر کرنا

ری ٹیک (retake) : (retake) دری ٹیک

توازن : اعتدال، وزن كا با بهم برابرمل جانا

كندن لال سهگل 59

> حوصلهافزائي همت بره هانا

ىتچرائى ہوئى نظر صد ہے بھری اور مایوس نگاہیں

تناؤ

مثق کرنا، د ہرانا ريبرسل

(انگریزی لفظ) بهت احیما کیا ویل ڈن(well done)

د ماغی شعور کاعلم، وه علم جوانسان کی باطنی شخصیت سے متعلق ہو

حچوٹے ہونے کا احساس

گمان، ا^{ٹکل} قياس

(انگریزی لفظ) بالکل نا کام

شرت چند چڑجی کے ناول پر بنی پہلی فلم کا کیا نام تھا اور وہ کس زبان میں تھی؟

بی ۔این ۔سرکار نے اپنی دوسری فلم کس زبان میں بنائی ؟

کے۔اہل۔سہگل نے اپنی کس خوبی سے سرکارصاحب اور بورال دا کومتاثر کیا؟

ماتھے کی شکنیں گہری ہونے سے کیا مراد ہے؟

کے۔ایل سہگل صاحب کو دیکھ کر آتر تھی صاحب نے کیا کہا؟

آتر تھی کی باتوں کاسہگل پر کیا اثر ہوا؟

ا ترتی بی بالوں کا سہفل پر کیا اثر ہوا؟ '' موسیقی تو ایک مسلسل سفر ہے بیٹے'' یہ آواز سہگل نے کب محسوں کی؟

سهگل میں خود اعتمادی کیسے لوٹی؟

آ ترتقی صاحب سہگل سے کیوں مطمئن ہوگئے؟

10. سہگل کے رونے کی کیا وجتھی؟

11. آ ترتھی کن خوبیوں کے مالک تھے؟

12. كي-ايل سه كل كوكس وجه سي شهرت حاصل هوئي؟

اینی زبان 60 صیح جملوں کے سامنے سیح (۷) اور غلط کے سامنے غلط(×) کا نشان لگاہیے۔ کے۔ایل۔سہگل کی پہلی فلم کا نام ماں کے آنسوتھا۔ () ہیرو کے رول کے لیے مناسب کر دارموجود تھا۔ () کے۔ایل سہگل بہت اچھا گاتے تھے۔ کے۔ایل سہگل ایک تندرست جسم کے مالک تھے۔ سلمان پیرکی بات سے سہگل کو سیج مچے بہت دکھ ہوا۔ ينيح لكصے كفظول كوجملوں ميں استعمال سيجي حوصلهافزائي توازن تناؤ <u>نیحے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھ</u> اعتماد کے۔ایل ۔۔۔ہگل کی یا نچ فلموں کے نام اسنے استاد کی مدد ہے کھیے کے۔ایل سہ کل نے جومشہورغزلیں اور بھجن گائے ہیں ان کی ایک فہرست بنائے۔ لڑی کھانا کھاتی ہے

کسی اسم کا مذکر (ئر) یا مونث (ماده) ہوناجنس کہلاتا ہے۔مثلاً لڑ کا،لڑ کی۔

كندن لال ١٣٠٣ كل

جنس کی دوقتمیں ہوتی ہیں۔

(1) جنسِ عَيْرِ قَيْقِي (2) جنسِ غيرِ قيقي

ابًا کھانا کھارہے تھے۔

امّال کپڑے سی رہی تھیں۔

گھوڑا دوڑ رہا تھا۔

اویر کے جملوں میں ابّا ، امّال اور گھوڑا بیہ اسا جان دار ہیں۔ جان دار اسا کے مذکر مونث ہونے کوجنسِ حقیقی کہتے ہیں۔

دن نکل آیا ہے۔

رات ہوگئی ہے۔

وہ دال کھا رہا ہے۔

او پر کے جملوں میں دن، رات اور دال غیر حقیقی ہیں۔ بے جان اسما کے مذکر ومونث ہونے کوجنسِ غیر حقیقی کہتے ہیں۔

غور کرنے کی بات

- ہندستانی فلم انڈسٹری میں بہت سے مشہور گانے والے آئے لیکن سہگل کا نام یادگار ثابت ہوا۔ وہ ایک طرح کی افسانوی شخصیت یا لیجینڈ بن گئے ہیں۔ انھوں نے کئی فلموں میں اداکاری بھی کی لیکن ان کی مقبولیت کا بنیادی سبب ان کی گائلی ہے، انھوں نے غزل، گیت، بھجن سب ہی کچھ گایا ہے۔
- ہندستانی فلمی موسیقی کی تاریخ میں سہگل ایک مستقل عنوان کی حیثیت رکھتے ہیں اور انھیں آج بھی بہت ہے لوگ محبت اور عقیدت کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔
- اس سبق میں یہ بتایا گیا ہے کہ سہگل نے ہندی فلم کی دنیا میں کس طرح قدم رکھا اور اپنی خود اعتمادی کے بل بوتے پر کس طرح
 بہت جلد انی جگہ محفوظ کرلی۔
 - بیسبق ہندستانی ماس میڈیا کی معروف شخصیت' جناب شرددت' کی لکھی ہوئی سہگل کی سوانح عمری سے لیا گیا ہے۔